السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا دو سجدوں کے درمیان "اقعاء "ثابت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) ۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

"مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلاةِ أَن تَضَعَ أَلْيَتَيْكَ عَلَى عَقِبَيْكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ"

''نماز میں سنت میں سے یہ (بھی) ہے کہ آپ اپنی سرین کو اپنی ایڑھیوں پر رکھ دیں ۔ دو سجدوں کے درمیان ۔''

(یہ صحیح ہے ۔) (الصحیحہ: 3831

2 ۔ امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قدموں پر اقعاء سے متعلق سوال کیا ؟ تو انہوں نے فرمایا :

(ہی السنة" (یہ سنت ہے"

(میں نے کہا میرے خیال میں لوگ (اسے عجیب سمجھتے ہوئے) اعراض کریں گے ۔ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : یہ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ۔'' (الصحیحہ

3 ۔ معاویہ بن خدیج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

میں نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کو اقعاء کرتے ہوئے دیکھا 'تو کہا : میں نے آپ کو اقعاء کرتے ہوئے دیکھا ہے ۔ تو انہوں نے کہا :

تو نے مجھے اقعاء نہیں کرتے دیکھا 'بلکہ یہ تو نماز (کا حصہ) ہے ۔ میں نے عبادلہ ثلاثہ ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے ۔

ابو زبیر بیان کرتے ہیں (پھر) میں نے معاویہ بن خدیج کو بھی اقعاء کرتے دیکھا ۔ اوپر بیان کردہ حدیث اور آثار میں سوال میں مذکور اقعاء کی مشروع کی دلیل ہے کہ یہ قابل اطاعت سنت ہے ۔ تاکہ عذر کی وجہ سے (اقعاء کیا گیا) جیسا کہ بعض متعصب لوگوں کا خیال ہے ۔

اور یہ عذر کی وجہ سے کیسے ہو سکتا ہے جبکہ عبادلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اس پر عمل کر رہے ہیں ۔

(امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا : اہل مکہ (بھی) یہ کرتے ہیں ۔" (مسائل المروزی: 19

جو اس سنت پر عمل کرتے ہوئے اسے زندہ کرنا چاہتا ہے تو اسے اسلاف کا یہ عمل کافی ہے ۔

اسی طریقہ اور اختراش دونوں میں کوئی تعارض نہیں ۔ یہ دونوں مسنون ہیں ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے دونوں پر عمل کیا جائے ۔ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں کوئی کام عمل سے نہ رہ جائے ۔) (نظم الفرائد: 1/340۔339)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ: 183